

## 339526- لیلة القدر کی تعیین اور کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی لیلة القدر کی رات ایک ہی رمضان میں دو بار پالے؟

### سوال

کتاب و سنت کی روشنی میں رمضان کے آخری عشرے کے متعلق اور لیلة القدر کے بارے میں یہ بات کیسے سمجھیں کہ یہ طاق راتوں میں آتی ہے؟ مثلاً: اگر کوئی شخص الگ الگ چاند نظر آنے والے دو ملکوں کے درمیان دو متواتر طاق راتیں سفر کرے اور راتیں گزارے پھر یہ دونوں ملکوں میں آنے والے دن کی علامات کی بنا پر لیلة القدر ہوں، تو کیا ایسا امکان ہے کہ اس شخص کو ایک رمضان میں دو مرتبہ شب قدر نصیب ہوئی؟ مزید برآں یہ بھی ہے کہ آخری عشرہ میں طاق اور جفت راتوں کی تعیین کیسے ہوتی ہے؟ کیونکہ رمضان المبارک کے آغاز یا اختتام کو دیکھیں تو طاق اور جفت راتیں مختلف ہوں گی۔

### جواب کا خلاصہ

1- جب دو ملکوں میں مہینے کا آغاز الگ الگ ہو ایک ملک کی طاق رات دوسرے ملک کی جفت رات ہوگی، تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ راتیں دو ہو جائیں گی یعنی اگر کسی نے ایک ملک میں ایک رات پالی تو پھر وہ سفر کر کے دوسرے ملک میں چلا جائے اور وہاں بھی لیلة القدر پالے! یہ ایک ہی رات ہے۔ 2- یہ صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ایک ہی رات کو انسان دو مرتبہ پالے، مثلاً: منگل کے روز لیلة القدر تھی تو کسی نے پوری رات یا اس کا کچھ حصہ عبادت کی اور پھر مغرب کی سمت سفر شروع کر دیا تو ایک بار پھر اسی رات کو پالے گا؛ کیونکہ رات کا آغاز مشرق کی سمت میں پہلے ہوتا ہے۔

### پسندیدہ جواب

### TableOfContents

- شب قدر کی تعیین
- کیا لیلة القدر الگ الگ ممالک میں مختلف ہوتی ہے؟

اول:

### شب قدر کی تعیین

شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے، یعنی 21، 23، 25، 27، اور 29۔ بالکل ایسے ہی جفت راتوں میں بھی ہو سکتی ہے؛ کیونکہ یہی جفت راتیں مہینے کے 30 دن ہونے کی صورت میں باقی رہ جانے والے ایام کو دیکھیں تو طاق بنتی ہیں، جیسے کہ صحیح بخاری: (2022) میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شب قدر آخری عشرے کی نوگزر جانے والی یا سات رہ جانے والی راتوں میں ہے۔) مزید خالڈ، عکرمہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: 24 ویں تاریخ کو لیلة القدر تلاش کریں۔

راتوں کو دو طرح سے شمار کیا جاسکتا ہے کہ معنی کے آغاز سے بھی اور اختتام سے بھی، جیسے کہ صحیح بخاری: (2021) میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لیلیۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، جب 9 راتیں باقی رہ جائیں، جب 7 راتیں باقی رہ جائیں اور جب 5 راتیں باقی رہ جائیں۔)

اسی طرح صحیح مسلم: (1167) میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کی تعیین سے قبل شب قدر کی تلاش میں رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، توجہ درمیانی عشرے کی تمام راتیں گزر گئیں تو آپ نے خیمے بٹا دیئے کا حکم دیا تو اسے بٹا دیا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ لیلیۃ القدر آخری عشرے میں ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ خیمہ لگانے کا حکم دیا اور خیمہ لگا دیا گیا، پھر آپ نے لوگوں کے پاس آکر خطاب کیا اور فرمایا: لوگو! لیلیۃ القدر میرے لیے واضح کر دی گئی تھی اور میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتلانے کے لیے نکلتا تھا، لیکن دو آدمی جھگڑ رہے تھے اور ان کے ساتھ شیطان تھا تو مجھے رات کی تعیین بھلا دی گئی، اب تم اس رات کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، شب قدر کی تلاش 7، 9 اور 5 ویں رات میں کرو) راوی کہتے ہیں میں نے کہا: ابوسعید آپ کو لگنے کا طریقہ ہم سے زیادہ معلوم ہے۔ اس پر ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: "بالکل، اس حوالے سے ہماری ذمہ داری بھی تم سے زیادہ بنتی ہے۔" راوی کہتے ہیں میں نے کہا: یہ نویں، ساتویں اور پانچویں کیا ہے؟ تو ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا: "جب ایکس راتیں گزر جائیں تو اب جو اس کے بعد آئے گی وہ بائیسویں رات ہے یہی نویں رات ہے، پھر جب تیس راتیں گزر جائیں اب اس کے بعد جو آئے گی وہ ساتویں رات ہے، پھر جب پچیس راتیں گزر جائیں تو اس کے بعد والی رات پانچویں ہے۔"

اس لیے اگر کوئی یقینی طور پر لیلیۃ القدر حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ پورا آخری عشرہ قیام کرے۔

ابن عطیہ رحمہ اللہ اپنی تفسیر: (505/5) میں لکھتے ہیں:

"لیلیۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں گھومتی ہے، یہی موقف صحیح اور قابل اعتماد ہے، چنانچہ طاق رات کا اعتبار معنی کے 30 یا 29 دونوں اعتبار سے دیکھنا ہوگا، لہذا شب قدر کے متلاشی کو چاہیے کہ 20 ویں رات سے ہی آخری عشرے کی ہر رات میں معنی کے آخر تک شب قدر تلاش کرے؛ کیونکہ معنی کے اختتام کے اعتبار سے دیکھیں تو 30 دن پورے ہونے کی صورت میں طاق بننے والی راتیں اور ہوں گی اور مہینہ 29 ہونے کی صورت میں اور ہوں گی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: تین راتیں باقی رہ جائیں، پانچ راتیں باقی رہ جائیں، اور سات راتیں باقی رہ جائیں۔ دوسری جگہ فرمایا: آخری عشرے کی تیسری، پانچویں، ساتویں اور نویں رات میں شب قدر تلاش کرو۔ مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نویں رات سے 21 ویں رات مراد لی ہے۔

ابن حبیب کہتے ہیں: مالک کی بات اس وقت ہے جب مہینہ 29 کا ہو۔

تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معنی کے 29 یا 30 کا ہونے کا خیال رکھا، اس لیے یقینی طور پر لیلیۃ القدر اسی کو نصیب ہوگی جو پورا عشرہ عبادت کرے۔" ختم شد

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات صحیح ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہے) لیلیۃ القدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں آتی ہے لیکن یہ طاق راتیں گزشتہ ایام کے اعتبار سے 21، 23، 25، 27، اور 29 بنتی ہیں جبکہ باقی راتوں کے اعتبار سے طاق راتیں الگ بنیں گے، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ: ([شب قدر تلاش کرو] جب 9 راتیں باقی رہ جائیں، 7 راتیں باقی رہ جائیں، 5 راتیں باقی رہ جائیں اور 3 راتیں باقی رہ جائیں)

اس بنا پر: اگر مہینہ 30 دنوں کا ہو تو مذکورہ حدیث کے مطابق جنت راتوں کو طاق راتیں بنیں گی لہذا بائیسویں رات نویں باقی رہ جانے والی رات ہوگی، چوبیسویں رات ساتویں باقی رہ جانے والی رات ہوگی، یہی وضاحت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی صحیح حدیث میں کی ہے، اور اسی کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا، اور اگر مہینہ 29 دنوں کا ہو تو پھر معنی کے آغاز اور اختتام دونوں اعتبار سے طاق راتیں ایک ہی ہوں گی۔

تو اگر معاملہ ایسا ہے تو پھر اہل ایمان کو شب قدر پورے آخری عشرے میں تلاش کرنی چاہیے، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ: (اس رات کو آخری عشرے میں تلاش کرو۔) ختم شد  
"مجموع الفتاویٰ" (284/25)

دوم:

## کیا لیلة القدر الگ الگ ممالک میں مختلف ہوتی ہے؟

اگر دو ملکوں میں مبینے کا آغاز الگ الگ ہو تو ایک ملک کی جنت رات دوسرے ملک کی طاق رات ہوگی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دو راتیں الگ الگ ہیں کہ ایک جگہ رات پا کر پھر دوسرے ملک میں جا کر دوسری رات پالے! بلکہ رات ایک ہی ہوگی۔

مثلاً: کسی جگہ ماہ رمضان کی 27 ویں رات شب قدر تھی، تو دونوں ملکوں میں 27 کا دن مثلاً: منگل یا بدھ کا دن ہوگا؛ کیونکہ دونوں ملکوں میں مبینے کا آغاز الگ الگ ہوا تھا، اس صورت میں لیلة القدر کی رات ایک ہی ہوگی چنانچہ اگر کسی ملک میں منگل کی رات لیلة القدر ہے تو بدھ کی رات لیلة القدر نہیں ہو سکتی، اسی طرح اگر بدھ کی رات لیلة القدر ہے تو منگل کی رات لیلة القدر نہیں ہو سکتی۔

چنانچہ اگر منگل کی رات کسی ملک میں 27 ویں رات بنتی ہے تو وہ کسی اور ملک میں 26 ویں کی رات ہے، اس بات سے یہ چیز سمجھ میں آتی ہے کہ جنت راتوں کو بھی بھر پور عبادت کی جائے؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ رویت بلال میں خلل کی وجہ سے جنت رات بھی درحقیقت طاق رات ہو۔

مذکورہ وضاحت کے بعد صرف یہ صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ایک ہی رات کو انسان دو مرتبہ پالے، مثلاً: منگل کے روز لیلة القدر تھی تو کسی نے پوری رات یا اس کا کچھ حصہ عبادت کی اور پھر مغرب کی سمت سفر شروع کر دیا تو ایک بار پھر اسی رات کو پالے گا؛ کیونکہ رات کا آغاز مشرق کی سمت میں پہلے ہوتا ہے۔

واللہ اعلم